العظمۃ للہ

مصنفہ سید دلدار حسین ظہیر الہ آبادی

جامع التاریخ

۱۳۵۶ھ

کتبہ دین محمد لاہوری -

ملنے کا پتہ جہانگیر بکڈپو لاہور نولکھا بازار

اس کتاب کا عکسی ایڈیشن زیر طبع ہے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

"عرض حال"

رجب المرجب ۱۳۵۶ھ میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت جلالۃ الملک سلطان العلوم

نواب سر میر عثمان علیخان بہادر

مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی سالگرہ کی مبارک و مسعود تقریب کی یادگار میں بطور نذر عقیدت (۵۵ قطعات تاریخ) کا ایک مختصر سا انتخاب جامع التواریخ (۱۳۵۶ھ) کے نام سے شائع کرنیکی عزت و سعادت حاصل کی گئی تھی اسکو فضل ربانی و برکات عثمانی کے سوا اور کیا کہا جائے۔ کہ لفیف نحیف و نذر طفیف کو اس درجہ قبولیت حاصل ہوئی کہ ۱۹۳۹ء میں اُسے مصنفانِ عصر کے مخزن التواریخ کے نام سے شایع کرنا پڑا۔ اور ایک باریہ رسالہ اس درجہ مطبوع ہوا کہ اکثر معزز اصحاب تک نہ پہنچ سکا جن کے اصرار پر اُردو و فارسی کے ذخیرہ کا حصہ یہیں پیش کیا جا رہا ہے

"گر قبول افتد زہے عز و شرف!"

احقر سید امداد حسین اظہر

بازار نور الامرا، حیدرآباد دکن۔
جمعہ، ۲۵، محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

تقریظ

از عالیجناب فضیلت انتساب مولوی صدیق حسن صاحب آئی سی ایس کلکٹر میمن

ایشیا کی سرزمین صنعت تاریخ گوئی کی جنم بھومی ہے ہمارا تمدن

واحد علم بردار۔ مغرب غالباً اس صنعت سے نا آشنا ہے۔

فن کی حیثیت سے تاریخ گوئی شاعری سے جدا ہے، مگر رسم و

نے ان دونوں میں چولی دامن کا رشتہ پیدا کر دیا ہے یہ بیوجہ تاریخ

قیود و پابندیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اولاً اوزان ردیف کی پابند

کے مقررہ اعداد کی پابندی ہے ان پابندیوں کے باوجود ایک ایسا تا

جو نوعیت واقعہ کی صحیح ترجمانی کرے اور شاعری کے نقطہ نظر سے

سکا نہ ہو آسان کام نہیں۔

جامع التاریخ مولینا سید دلدار حسین صاحب اظہر کے چند تاریخی

اس رسالہ میں بعض بعض قطعے اس قدر بے ساختہ اور اظہار جذبات کے لحاظ سے اِس قدر صداق ہیں کہ اُن پر واقعی یہ گمان ہوتا ہے کہ مولانا کے نہیں بلکہ بقولِ خود اُن کے "ملہمِ غیب کے" ہیں۔

شکریۂ سرفرازیٔ خاصہ کا قطعہ اگر غالب کی مشہور نظم :-

"ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار"

والی نظم کی یاد دلاتا ہے۔ تو

"شادی رچی ہے دخترِ مہدی حسینؐ کی"

والے قطعہ میں میرانیس کا رنگ غالب ہے۔ ان دونوں قطعوں کے تاریخی مصرعے مصنف کے کمال کے آئینہ دار ہیں۔ زُبرو بیّنات والی تاریخ

"مبارک ہو مقبول احمد دلہن"

تاریخ گوئی کے کمال کا اوج ہے۔ ڈاکٹر انصاری کی تاریخ وفات اور اہلیہ مولوی فیاض الدین صاحب کے انتقال کی تاریخ نثر جس خوبی کے ساتھ مولانا نے نکالی ہیں وہ اپنی

آپ نظیر ہیں۔

حقیقت امر یہ ہے کہ جامع التاریخ شایع کر کے مولانا نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ ایشیا کے چمن کے اس خشک پودے میں پھول اور اس کے پھولوں میں مہک کی کمی نہیں۔ ہاں خوشہ چین مالی کی کمی ضرور ہے۔

ادب اردو کو جو سر پرستی و سرفرازی علیحضرت شہریار دکن کی حاصل ہوئی اور جس کے باعث ہمارا ادب شاید اپنے شباب کی بہاریں دکن ہی میں دیکھے گا۔ اس کا مقتضا یہی تھا کہ جامع التاریخ کا سا اچھا مجموعہ دکن ہی میں شائع ہونے کی عزت حاصل کرے۔

ہمیر پور (یوپی)
۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

سید صدیق حسن۔ آئی سی ایس

حصۂ اوّل

قطعاتِ تاریخ بہ پیشگاہِ فلک بارگاہ اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت نوشیرواں عدالت حاتم دوراں سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس نواب میر عثمان علی خان نظام الملک آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بہ تہنیت سلور جوبلی

(۱)

دُرِ نذر

۱۳۵۴ھ

فدائے شہ یہ جوبلی تو ہے عید قرباں　　مُرادیں ہوئیں آج دونوں کی پوری
کہو بہرِ تاریخ برجستہ اظہرؔ　　مُبارک ہو عثمانیہ جشن جوبلی
۱۳۵۴ھ

بہ تہنیت جشن سیمین

(۱)

نوشیروانِ حاتمِ دوراں شہِ دکن
عالم میں عدل و داد کا جن سے ہوا رواج

رونق فزائے تخت ہیں پچیس سال سے
جوبلی کا جشن کیوں نہ رعیّت منائے آج

مسند نشین ہوئے جوں ہی شاہِ فلک سریر
توقیر و منزلت نے رکھا جھک کے سر پہ تاج

دولت قدومِ شاہ پہ ہونے لگی نثار
دستِ عطا نے فتح کیا کشورِ خراج

اظہرؔ نے دی دعا کہ سلامت رہیں حضور
پوری اسی طرح ہو زمانے کی احتیاج

اعدا کے سر کو کاٹ کے تاریخ نے کہا

فرخندہ باد دولت اقبال و ابتہاج

۱۹ ۶ ۳۷

بہ تہنیت جشن سیمین

(۲)

مایۂ عیش و انبساط بنی　　شاہِ عالی مقام کی جوبلی

کیوں نہ عالم خوشی سے ہو معمور　　عید ہے خاص و عام کی جوبلی

شعرا کہہ رہے ہیں خوش ہو ہو　　ہے ملوک الکلام کی جوبلی

مُضطرب سال ہے کہو اظہرؔ

ہو مبارک نظام کی جوبلی

۴۶ ف ۱۳

بہ تہنیت جشن سیمین

(۳)

نیرِ دینِ مبین عثمان علی | پرتوِ نورِ جمالِ بوتراب
عدل جن کا بے پناہوں کی پناہ | بذل سے جنکے عدو بھی بہرہ یاب
بچّہ بچّہ تام پر جن کے فدا | جنکی جوبلی عیدِ قرباں کا جواب
اللہ اللہ نورِ شمعِ آصفی | ذرّہ ذرہ ہے دکن کا آفتاب

ہوگئی تاریخِ اظہر بھی جواں
بارک اللہ عہدِ عثماں کا شباب

۱۳ ھ ۵۵

بہ تہنیت سالگرہ ہمایونی

(۱)

جہاں میں آصفِ سابع کی ہے جو سالگرہ — وفورِ جوشِ مسرت سے ہے نہال گرہ

ترانہ سنج ہے تاریخ تہنیت اظہر — شہِ دکن کو مبارک ہو جشنِ سال گرہ

۱۳ ف ۴۸

(۲)

نہ کیوں ہو مطلع انوار قصرِ عثمانی

ظہورِ ماہِ رجب ہے کہ نورِ سال گرہ

ہے مثل اظہر مسرور سال نغمہ سرا

مبارک آصفِ سابع سرورِ سال گرہ

۱۳ ت ۴۹

بہ تہنیت عیدِ مباہلہ

بالاتفاق اہلِ سِیَر ہے یوں لکھا — بست و چہارم مہِ ذی الحجہ کا واقعہ

نصرانیوں نے دعوتِ دینِ نبی نہ کی قبول — آخر مباہلے پہ ہوا طے معاملہ

حسنینؑ و فاطمہؑ و علیؑ کو لئے رسولؐ — عصمت سرا سے نکلے جو بہرِ مباہلہ

چھایا یہ رعبِ خمسۂ انوارِ پنجتن — چاہی اماں نبیؐ سے بجائے مقابلہ

فتحِ مباہلہ کی ہے یہ عید یادگار — اور شانِ اہلبیت کا پورا مظاہرہ

بزمِ نشاط و جشنِ سعادت نشاں ہے یہ — شاہِ دکن کی حسنِ عقیدت کا آئینہ

پُرنور و پُرشکوہ ہے یہ تاریخِ تہنیت — قربانِ صد تجمیلِ جشنِ مباہلہ
۱۳ ھ ۵۶

اللہ سے دعا ہے کہ دارین میں رہے — عثمان علی پہ سایۂ دامانِ فاطمہؑ

اظہر ہے فالِ فتح و ظفر سالِ تہنیت

عثمان علی کو روزِ مبارک مباہلہ
۱۳ ھ ۵۶

قطعہ تاریخ بشکریہ

باریابی و سرفرازی خاصہ

ہو کے عثمان علی سے وابستہ
عرش رفعت فلک جناب ہوا

حب حیدر ہوئی جو عقدہ کشا
دین و دنیا میں کامیاب ہوا

ہے اسی نام پاک کا یہ اثر
در پہ جو آیا فیضیاب ہوا

میں نہ شاعر نہ شاعری سے لگاؤ
ہاں مگر فضل بو تراب ہوا

ہے مناجات باب علم کا فیض
شاعری سے جو بہرہ یاب ہوا

سوز داغ جواد کیا کہیئے
آتش غم سے دل کباب ہوا

خون دل سے لکھی تھی جو تاریخ
لطف شہ اس پہ بیحساب ہوا

داد و خاصے کی سرفرازی سے
ذرۂ خاک آفتاب ہوا

واقعہ آپ اپنی ہے تاریخ

آج اظہر بھی باریاب ہوا

۱۳۵۵ھ

بہ شکریہ

عطائے سُلطانی

اے شہنشاہ دکن اے فخرِ شاہانِ زمن
جان نثار مصطفےٰ و فاتحِ بدر و حنین

ناصرِ دینِ مبین و حامیِ شرعِ متین
عاشقِ سبطِ نبیؐ شیدائے شاہ مشرقین

واقفِ اسرارِ حکمت پیرِ اربابِ العلوم
حافظِ اقلیمِ دین دلدادۂ نامِ حسینؑ

شکریے میں بارہا جو لکھے تھے جو سلام
لطفِ شہ سے چھپ کے جب جانے لگے پیشِ حسینؑ

آرہا تھا دل میں جوشِ عقیدت سے خیال
نام تاریخی بھی ہوتا "نذرِ شاہِ مشرقین"

دی ندا ہاتف نے کہتے کیوں نہیں یوں سالِ طبع
ہدیۂ ناچیز ہے "یہ پپارہ نذرِ حسین"

۱۳ ۵ ۵۶

تا قیامِ صفحۂ گیتی رہیں گے یادگار
نامِ عثمان علی و نذرِ دلدارِ حسینؑ

بہ تہنیت مراجعت از سفرِ کلکتہ

حاتم کہاں ہے دیکھے جو دو سخائے عثمان | جس ملک میں یہ پہنچے اس کو غنی کر آئے
تاریخ واپسی ہے اظہرؔ یہ بے تکلف | کلکتے کے سفر سے عثمان علی گھر آئے
۱۹ ۶ ۳۰

تاریخ ورود والاشان **نواب اعظم جاہ بہادر** ولی عہد دولت آصفیہ

از سفر کلکتہ

ہزار شکر ولیعہدِ شاہ اعظم جاہ
دکن کو آئے مع الخیر با شکوہ و وقار
وطن پہنچنے کی تاریخ کے لئے اظہرؔ
کہو کہ، آج سفر سے پھرے پرنس ار
۱۳ ف ۴۶

تاریخ تشریف آوری شہزادۂ والاشان

نواب معظم جاہ بہادر المتخلص شجیع

دلدادۂ علیؑ و لی شیرِ ذوالجلال — سطوت سے جنکی گاؤ زمین کو ہے اختلاج

کلکتے کے سفر سے بہ فتح وظفر پھرے — پوری ہو کیوں نہ آج زمانے کی احتیاج

تاریخ اپنی آپ ہے اظہرؔ یہ واقعہ

شہزادۂ شجیع سفر سے گھر آئے آج

۱۳ ۵ ۵ ۵

تاریخ غسلِ صحت قوتِ بازوئی شاہ

صاحبزادہ نواب سالب جاہ بہادر

بیکسوں پر جو ہوا فضلِ خدا — تم کو دی شافی مطلق نے شفا

مثلِ اظہرؔ ہے دعاگو تاریخ — غسلِ صحت ہو مبارک مولا

۱۹ ۶ ۳۹

قطعات تاریخ مسند نشینی و تاجپوشی

امیر الامرا راجہ محمد امیر احمد خان بہادر والی ریاست محمود آباد۔

(۱)

امیر احمد ہوئے جب کار فرما — عطائے ملک نے کی خوش نصیبی
کہا تاریخ نے خوش ہو کے اظہرؔ — مبارک ہو تمہیں مسند نشینی
۵۳ ھ ۱۳

(۲)

خانِ خاناں امیر احمد خان — رونق افزائے تخت و تاج ہوئے
کہو برجستہ سالِ جشن اظہرؔ — صاحبِ تخت و تاج آج ہوئے
۳۶ ۶ ۱۹

(۳)

ولی نعمت ہوا زینت دہ تخت — نہ ہو کیوں شاد جشنِ تاجپوشی
زبانِ سال بھی گویا ہے اظہرؔ — مبارکباد جشنِ تاجپوشی
۴۵ ف ۱۳

تاریخ عروسی دختر نیک اختر عالیجناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات و فنانس دولت آصفیہ

ترانہ جشن عروسی

۱۳ ھ ۵۵

شادی رچی ہے دختر مہدی حسین کی — اے چشم شوق دیکھ کہ قابل یہ بیاہ ہے
دولہا دلہن کے نور سے روشن ہیں بام و در — کاشانہ آج جلوہ گہ مہر و ماہ ہے
بدخواہ جل رہے ہیں چراغاں ہے مثل شمع — خنداں برنگ گل دل ہر خیر خواہ ہے

اظہر کو دی یہ مصرعۂ تاریخ نے خبر
جشن نکاح مریم عفت پناہ ہے

۱۳ ف ۴۵

تاریخ سرفرازی

عالی جناب نواب زین یار جنگ بہادر

بعہدۂ چیف آرکٹکٹ دولت آصفیہ

چارہ ساز بیکساں نواب زین الدین حسین	حق پسندی جن کی طینت معدلت جنکا مزاج
جس ادارے میں گئے انصاف کی شہرت ہوئی	افسروں میں حق تسلی کا ہوا ان سے رواج
اعتماد ملک و مالک کی بدولت ہوگئے	صدر تعمیرات شہ رکن رکین تخت و تاج

سال منقوطہ نے اظہر جب لگائے چار چاند
ہوگئی کچھ اور ہی توقیر تعمیرات آج

۱۳ ھ ۵۶

تاریخ سرفرازی

نواب عسکر یار جنگ بہادر

مشیر السلطنت دولت آصفیہ

عاشق خُلقِ حسن و لدادۂ شانِ زمن — منبع جود و کرم سرچشمۂ افـ…

ہوں نہ بانی و ان کیوں تیری صداقت کے گواہ — شاہد عادل ہے قول و فعل کی یکجہ…

بیکسوں کی چارہ سازی تھی جو وجہ زندگی — بن گئی جانِ وکالت بیگناہوں کی…

شہ نے پا کر عسکری کے حق شناسی کی خبر — جاہِ میر عدلیہ دے کر بڑھا دی منزلہ…

فکر اظہر نے جوں ہی کی غیب سے آئی ندا

سال ماموری ہے، قانونی مشیر السلطنت

۱۳ ۵ ۴۷

تاریخ تبادلہ جناب مولوی محمد شوکت علیخان صاحب فانی - بدایونی -

دار الشفا سے فانی جس دم ہوئے روانہ — اسنا فہ رہا تھا بچے بلک رہے تھے
تاریخ کر رہی تھی تعریف انکی اظہر — ناصح تلامذہ کے، محسن اساتذہ کے
۱۳ ھ ۵۵ — ۱۳ ھ ۵۵

قطعہ تاریخ

فرزند سالم بن سعید صاحب

بارک اللہ جگر بند سعید
مہ مبین غنچہ دہن گل اندام
کیوں نہ ہو سال ولادت اظہر
شیخ نوری بن سالم ہے نام
۵۹ ھ ۱۳

تاریخ ولادت

فرزند عزیزی مولوی آفتاب احمد صاحب

نامہ بر لایا نوید جانفزا | آفتاب احمد مبارک نور عین
فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں | نام تاریخی ہے، منظور الحسین

۱۳۵۵ھ

تاریخ ولادت

فرزند جناب مولوی سید اکبر علی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ

عطا حسین روز مسعود تولد شد

۱۳۴۷ف

بارک اللہ روز میلاد حسین | گھر میں اکبر کے ہوا پیدا پسر
بہر سال تہنیت اظہر کہو | ہو گیا اب نخل اکبر بارور

۱۳۵۷ھ

تاریخ ختنہ

فرزند مولوی محمدؐ اشرف صاحب

منصبدار رکاب گنج حیدرآباد

کیوں نہ ہو شیوۂ مُسلمانی بہر خوشنودیٔ خدا ختنہ

تجربے سے ہوا ہے اب ثابت بعض امراض کی ہے دوا ختنہ

سر کٹانے سے جان آئے نہ کیوں آپ اپنا ہے خون بہا ختنہ

بارک اللہ محمدؐ اشرف نے اپنے فرزند کا کیا ختنہ

سال نے آکے دی خبر اظہرؔ

آصف الدین کا ہوا ختنہ

۱۳ ھ ۵۴

تاریخ شادی کتخدائی مولوی **محمد مرتضی حسین** صاحب اول مدرس گاندی فوقانیہ دار الشفاء

اہل سخن مصر ہیں کہ جوش نشاط میں
تاریخ عقد شیفتۂ پنجتن کہو

کیونکر کروں میں خاطر احباب یا علی
کیا کہہ دوں اُن سے بہر حسین و حسن کہو

آواز غیب آئی یہ اظہر کہ فی البدیہ
سنہ مرتضی حسین مبارک دولہن کہو

۱۹ ۶ ۳۶

تاریخ شادی کتخدائی مولوی سید **عبد الوہاب** صاحب مالک اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد

جشن نشاط و شادی عبد الوہاب ہے
کاشانہ کیوں نہ چرخ بریں کا جواب ہو

دولھا دولھن کے رخ سے الٹ دیں اگر نقاب
تہ منہ آفتاب خجل ماہتاب ہو

اظہر سرور و کیف میں ہے سال نغمہ زن
مسعود کتخدائی عبد الوہاب ہو

۱۳ ف ۴۷

تاریخ شادی کتخدائی **دختر** مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی ناظم مہو

دلِ ابن عم جان عبدالحمید
ہیں پروانۂ شمعِ مہر و وفا
پئے سال ظاہر کہو فی البدیہ
ہے تقریبِ عقدِ وقارالنسا
۱۳ ف ۵۰

تاریخ شادی کتخدائے مولوی **میر عسکر علی** صاحب صیغہ دار محاسبی

حبذا رونق شب تزویج
نور افشاں ہے ظلمتِ ظلمات
کیوں نہ تاریخ جشن ہو ظاہر
میر عسکر علی کی ہے بارات
۱۳ ھ ۵۹

تاریخ شادی کتخدائی

مولوی فیاض علی صاحب

کیوں نہ سرمایۂ عشرت بن جائے — خانہ آبادی فیاض علی

سال اظہر ہے بہ وصل الفین — جلوۂ شادی فیاض علی

۱۳ ھ ۵۹

تاریخ شادی کتخدائی میر عابد علی صاحب فرزند نواب شہید یار جنگ بہادر

رنگ حنا و بوئے عروس بہار سے — گلدستۂ بہشت ہے کاشانۂ شہید

اظہر نہ کیوں ہو ملہم تاریخ نغز زن — جشن نشاط شادی عابد علی سعید

۱۳ ھ ۵۹

تاریخ شادی کتخدائے ڈاکٹر سید مقبول احمد صاحب غریب زبدۃ الحکما رئیس فاروق گنج لاہور

(در صنعت زبر و بینات)

رئیس الاطباء فرید جہاں ۔۔۔ غریب سخن سنج و نقادِ فن

بفضلِ خدا آج ہے اُن کا عقد ۔۔۔ جو ہیں کاملِ فن مسیح زمن

پئے تہنیت جب ہوئی فکر سال ۔۔۔ ہوا ہاتفِ غیب یُوں نغمہ زن

کرو سالِ تزویج اظہر رقم ۔۔۔ مبارک ہو مقبول احمد دلہن

۱۳ ۔ ف ۔ ۴۶

تاریخ شادی کتخدائی مولوی مرزا تصدق حسین صاحب سررشتہ دار عدالت ضلع کریم نگر

(در صنعت زبر و بینات)

زہے طالع جان نثار حسینؑ ۔۔۔ زہے یُمن نام شہ مشرقین

بفضل خدا ایسی تزویج ملی ۔۔۔ جو ہے عاشق زار نام حسینؑ

خبر لائی اظہر یہ تاریخ جشن ۔۔۔ کہ ہے، عقد مرزا تصدق حسینؑ

۱۹ ۔ ۶ ۔ ۳۷

قطعہ تاریخ تہنیت حج اکبر ہمشیرہ حاجی دین محمد خوشنویس لاہوری

حج اکبر فضل النّسا بیگم

۵۸ ھ ۱۳

ہُوئی سعی مشکُور طاعت قبُول
کنیزِ خدا کا مُبارک ہو حج
ہے تاریخ اظہر پئے تہنیت
کہ فضل النّسا کا مُبارک ہو حج

۵۸ ھ ۱۳

حصۂ دوم

تاریخ شہادت سید الساجدین

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

کعبۂ اہلِ یقیں کے سوگ میں
غمکدہ اقلیمِ دیں ہے آہ آہ
جل نہ جائیں کیوں حروفِ نقطہ دار
داغ سجّادِ حزیں ہے آہ آہ
۹۵ھ

تاریخ تجدید عزاخانہ سرطوق دارالشفا حیدرآباد

شاہِ آصف جاہ سابع میر عثمان علی
جان نثارِ مصطفےٰ و عاشق آلِ عبا

پہنچے جب ماتم کدے میں عابد بیمار کے
خستہ حالی سے وہاں کی دل بھر آیا شاہ کا

دیکھ کر تصویر زنداں یہ رہا تھا گماں
قید ہیں اس وقت تک گویا اسیرِ کربلا

جوشِ غم سے قلب جب بنگیا بیت الحزن
حکمِ محکم بہرِ تعمیرِ عزاخانہ ہوا

بنگیا جس وقت روضہ بھر گئے زخم جگر
مومنوں کو دردِ دل کی ملگئی گویا دوا

مومنیں بہرِ زیارت آرہے ہیں جوق جوق
آج گویا ہوگئے سجاد زنداں سے رہا

ہو مبارک یہ سعادت فخر شاہانِ دکن
طرۂ زیبائش سرطوق تیرے سر رہا

ہفت کشور آصف سابع کے ہوں زیرِ نگیں
حکمراں ہوتا ظہور قائم آلِ عبا

سالِ تعمیرِ عزاخانہ ہے اظہر معجزہ

کیوں نہ ہو بیمار کا دار العزا دار الشفا

۱۳ ھ ۵۷

قطعات تاریخ عزاخانہ بیمار کربلا اسیر رنج و بلا سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

المعروف بہ "سر طوق" دار الشفا حیدرآباد

(۱)

بیمار کو دوا کی ضرورت نہیں یہاں ۔۔۔ دار الشفا ہے روضۂ بیمار کربلا

تاریخ اپنی آپ ہے، اظہرؔ یہ بارگاہ ۔۔۔ "ہے روضۂ امام چہارم سنہ بنا"

۱۳ ھ ۵۸

(۲)

(در صنعت زبر و بینات)

ہر صبح دکھاتی تھی یہاں شام کا منظر ۔۔۔ گویا کہ عزاخانہ سجاد تھا مجلس

لطف شہ عثماں سے بنا روضۂ رضواں ۔۔۔ گلدستۂ جنت ہو نہ کیوں ہر گل نورس

روضہ تیرہ پہنچے ہی ندا آئی کہ اظہرؔ

تاریخ ہے، "ماتم کدۂ عابد بیکس"

۱۳ ۸۴

تاریخ عزاخانہ بنا کردہ حکیم ظہور علیؒ صاحب طبیب خاص مہاراجہ (دتیا)

ماتم کدہ ظہور علی نے کیا بنا — جو موجبِ رضائے امامِ حسینؑ ہے

اظہرؔ نے کی جو کتبۂ تاریخ پر نظر — اک موقف عزائے شہ مشرقین ہے

۱۳ ھ ۵۵

تاریخ وفات حسرت آیات حجۃ الاسلام ظہور الملۃ مولانا سید ظہور الحسن صاحب مجتہد لکھنؤ اعلی اللہ مقامہ

ہادیٔ قوم ظہورِ الملّۃ — نازشِ بوذر و فخرِ مقداد

جب ہوئے عازمِ فردوس بریں — ہل گئی دینِ مبین کی بنیاد

روکے اظہرؔ سے کہا سالِ، آہ

اُٹھ گیا ثانیٔ باقر داماد

۱۳ ھ ۵۷

تاریخ وفات حسرت آیات

نبیرۂ آنریبل نواب حیدر نواز جنگ بہادر

صدر اعظم دولتِ آصفیہ

بچپن میں سُوئی خلد سفر کر گئے مسعُود
معصوم اُٹھے جس دھر سے تھی مرضئ معبُود
تاریخ کے فریاد کی آواز جو آئی
اظہر نے کہا، "آج قضا کر گئے مسعُود"
۱۳ ف ۴۵

تاریخ وفات حسرت آیات نواب حکمت جنگ بہادر طبیب خاص

اعلیحضرت بندگان عالی

جان طب نواب حکمت جنگ آہ　　کر گئے رحلت سوئے ملکِ بقا

نوحہ گر ہو کیوں نہ اظہر سالِ مرگ　　اب چراغِ طبِ یونانی بجھا

۱۳　　ھ　　۵۶

تاریخ وفات ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری دہلوی

قافلے کے قافلے سوئے عدم　　کچھ خوشی سے کچھ بہ ناچاری گئے

سوئے جنت پہلے ختم المرسلین　　بعد انکے انکے درباری گئے

ڈاکٹر مختار احمد سب کے بعد　　یادِ خالق میں سوئے باری گئے

سال نے اظہر کو آکر دی خبر

گلشن جنت میں انصاری گئے

۱۳　　ف　　۴۵

تاریخ وفات شمیم آرا بیگم بنت مولوی سید نذیر حسین صاحب زید قدرہا ہیں گو رکھپور

نکہت گل کی طرح روحِ شمیم
روٹھ کر ماں سے سوئے زہرا چلی

سال دی آکے اظہر کو خبر
خلد کی جانب شمیم آرا چلی
۱۳ ھ ۵۵

تاریخ وفات اہلیہ مولوی محبوب شریف صاحب صیغہ دار نظامت آبکاری

حیدرآباد دکن

ہجر دلبر میں دل محبوب کو ہے اضطراب

عاشق زہرا کا غم ہے آئے کیونکر دل کو صبر

کیوں نہیں کہتے ہو اظہر سال رحلت فی البدیہ

لوحِ تربت پر لکھو، خیر النسا بیگم کی قبر
۱۳ ھ ۵۶

تاریخ وفات حسرت آیات

مولانا سید غلام امام صاحب اعلی اللہ مقامہ

پدر مصنف رسالہ ہذا

جہاں سے سوئے جناں جب گئے غلام امام
بپا تھا نالہ و شیون سے ہر طرف محشر

غم و الم میں ہوئی جبکہ فکر سال وفات
دل حزیں نے کہا، بے پدر ہوا اظہر

۱۳ ھ ۳۶

تاریخ وفات مولوی سید ریاض احمد صاحب رئیس منڈواساد اتفتحپور ہسوہ

دم نزع جو منظر کرب بلا ہوا پیش نظر تو کی آہ و بکا

غم سبط نبی میں جو رو کے مرے ہوئے باغ و بہار ریاض احمد

سر شام لحد سے یہ آئی صدا کہو اظہر خستہ جگر سے ذرا

مرا سال جو پوچھے بتا دے اسے کہدے "لوح مزار ریاض احمد"

۱۳ ھ ۵۶

تاریخ وفات

عم مکرّم جناب مولوی سیّد غلام حسنؑ صاحب

نجات پاکے غمِ دہر سے غلام حسنؑ — گئے جناں کو پئے خدمتِ امامِ انام

ہوئی جو اظہرِ مضطر کو فکر سالِ وفات — ندا یہ آئی کہو جا ملا حسنؑ سے غلام

۱۳ ھ ۳۴

تاریخ وفات مولوی **فیض محمود** خان صاحب عرف عبد الوسع خان صاحب ملازم نظامت آبکاری شیب الملک جنگ بہادر

آہ فیض محمود خان مرحوم

۱۹ ۶ ۳۹

جو آیا پیامِ قضا ناگہاں — دوا ہو سکی اور نہ کوئی علاج

پئے سالِ اظہر کہو فی البدیہ — مرے نوجواں فیض محمود آج

۱۳ ھ ۵۸

تاریخ وفات

ہمشیرہ مصنف رسالہ ہذا اہلیہ سید حکیم نذیر حسین صاحب المعروف مولانا دنا

رئیس کراری ضلع الہ آباد

عاشقِ زارِ جنابِ فاطمہؑ — جب ہوئیں خاتونِ جنت پر فدا
دی صدا تاریخ نے وقتِ وفات — داخلِ جنت ہوئیں زیب النسا
۱۳ ھ ۳۰

تاریخ وفات

اہلیہ مصنف رسالہ ہذا

زہرا کے اشتیاق میں بچوں کو چھوڑ کر
جنت میں جاگزین ہوئیں مسعود فاطمہؑ
ہے زیر بینات میں تاریخ نوحہ خواں
دنیا سے آہ اٹھ گئیں مسعود فاطمہؑ
۱۹ ۶ ۲۴

تاریخ وفات اھلیہ مولوی فیاض الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن

(۱) **مزار زوجہ فیاض الدین صاحب**

۵۶ ھ ۱۳

(۲) **پچیسویں جمادی الاولیٰ سن تیرہ سو چھپن ہجری**

۵۶ ق ۱۳

صد حیف جنکے دم سے تھا لطف زندگانی — داغ فراق دیکر دنیا سے چل بسیں وہ

بنت نبیؐ کی الفت میں مرکے پھل یہ پایا — باغ جناں پہنچکر زہرا کے جا بسیں وہ

اظہر یہ واقعہ ہے تاریخ آپ اپنی

وردِ زباں تھا کلمہ جنت کو جب گئیں وہ

۵۶ ھ ۱۳

قطعاتِ تاریخ وفات مولوی سید اصغر حسین صاحب لکھنوی انسپکٹر

(۱)

دارِ فانی سے ہوئے جب عازمِ ملکِ بقا — عاشقِ آلِ عبا شیدائے شاہِ مشرقین

اظہرِ غمخوار نے چاہی جو تاریخِ وفات — دی ندا ہاتف نے، جنت کو گئے اصغر حسین

۱۹ ۶ ۳۸

(۲)

نزع میں یاد آگئی جو بیکسی شبیر کی — روتے روتے شاہِ دیں پر مر گئے اصغر حسین

مصرعۂ تاریخ نے اظہر کو آکر دی خبر — جان نکلی جسمِ اصغر سے ہوئے بے سر حسین

اصغر - جان + حسین - ح

(۱۲۹۱ - ۵۴) + (۱۲۸ - ۸) = ۱۳۵۷ھ

تاریخ وفات

مسٹر اصغر بشیر

نبیرہ آنریبل میاں شاہدین چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور۔

(در صنعت منقوط فوقانی)

پانی پانی دل دریا ہے کہ غرقاب ہُوا
جاں نثارِ شرِ دین فدیۂ اکبر اصغر
سر نکالے یم گرداب سے کہتے ہیں حباب
ڈوب کر ٹیمس میں اُبھرے لبِ کوثر اصغر

۱۹ ۶ ۴۰ = (۱۰ - ۱۹۵۰)

تاریخ جلسۂ انجمن برکاتِ عزا حیدرآباد دکن

ہے زبانِ حال سے گویا زمین کربلا ہو گئی جان تبھی ناموس ملت پر فدا

زیر خنجر دیکھ کر شبیر کی شان نیاز بے نیازی ہو گئی خود ہی نیاز خون بہا

وہ سفینہ آ لگا ہے اب لبِ نہرِ فرات کشتی اسلام کا لنگر ہے جس کا ناخدا

ہے جو دعوائے غلامی جاں نثاران حسینؑ درسگاہ کربلا سے لو سبق بہر خدا

حق شناسی اور ایمان و عمل کے ساتھ ساتھ خون دل بھی ہو غم شبیرؑ میں رنگ حنا

شاہراہِ کربلا ہی ہے صراط مستقیم ہاں مگر جب مسلک آل عبا ہو رہنما

نور افشاں ہو نہ جب تک آیۂ تاب معرفت نذر کے قابل نہیں ہرگز دُر اشک عزا

دردِ دل ہی میں نہاں ہے جذبۂ انسانیت دل وہ دل ہی کیا کہ ہو جو درد سے ناآشنا

خواب غفلت میں رہے یوں ہی اگر تم چند روز موج گرداب جہالت کر ہی ڈالے گی فنا

عزت قومی و وجہ زندگی ہے بس یہی بچہ بچہ قوم کا ہو علم دین سے آشنا

انجمن کی ہے تمنا، حق شناسان حسینؑ یادگار شاہ دین میں مدرسہ کی ہو بنا

کہہ رہے ہیں سال سے اظہر حروف نقطہ دار دین کا اک فرض ہے امداد برکات عزا

۱۳ ھ ۵۹

حصّۂ سوم

تاریخ ترتیب و طبع جواہر الصدق مصنفۂ صدق جائسی

دیکھ کر صدق کی تصنیف لطیف　　شیفتہ ہو گئے شیدائے سخن

سال ترتیب و طباعت اظہر　　نظم دلکش ، دُرِ یکتائے سخن

۱۳۵۵ھ　　۱۳۴۵ف

تاریخ طبع ذخیرۃ المعارف مصنفہ مولانا قطب الدین صاحب ہاشمی

نہیں کچھ سمجھ میں آتا کہوں اس کتاب کو کیا　　ہے کلید گنج عرفاں کہ خزینۃ المعارف

ہوا دم بخود جو اظہر تو ندائے غیب آئی　　کہ ہے نام اس رسالے کا ، ذخیرۃ المعارف

۱۹۳۶ع

قطعات تاریخ "یادگار اظہر" المعروف بہ "آخرت کا توشہ"

۱۹ ۶ ۳۳ ۱۳ ف ۴۲

(۱)

چھپ چکی جب یادگار اظہر کج مج بیان
ہاتف غیبی کی یہ آواز آئی ناگہاں

دیکھ لو حرفوں کے اردو نام سے کرکے حساب
طبع کی تاریخ ہے "مفتاح ابواب جناں"

۱۳ ھ ۵۴

۲

توشۂ آخرت کے چھپتے ہی
ہوئی دنیا کے رنج و غم سے نجات

وسعت رزق و لطف شاہ دکن
ہیں فقط اس کتاب کے برکات

دوسری بار جب چھپی اظہر
ہوئی تاریخ "قاضی الحاجات"

۱۳ ھ ۵۵

تاریخ تعمیر و افتتاح کاظم کلب گارلہ جاگیر نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر

نہ کیوں گارلہ مرکز علم و فن ہو
کلب ہے کہ بازیچہ علم و ادب کا

خبر لائی تاریخ تعمیر اظہر
ہُوا افتتاح آج کاظم کلب کا

۱۳ ھ ۵۹

تاریخ سالنامہ

قائم نمبر روزنامہ "اسد" لکھنؤ

پُوچھتے کیا ہو بار بار اسد
سال ہے "فضل کردگار" اسد

۱۳ ھ ۵۵

کیوں نہ تاریخ طبع ہو اظہر
منتظر کی ہے "یادگار اسد"

۱۹ ۶ ۳۶

تاریخ طبع

جلوہ زار اظہر

گلِ لالہ زارِ اظہرؔ جو بہارِ بیخزاں ہو
نہ ہو باغ باغ کیونکر دلِ اعدا اظہرؔ
ہوئی فکر سال جوں ہی یہ ندائے غیب آئی
کہ ہے باغِ دلکشا یہ نہیں جلوہ زار اظہرؔ
۱۳۵۸ ۱۳۵۵

رائے

عالیجناب رفعت مآب امیر الامراء نصیر الفقراء محقق ہندی خان بہادر نواب حامد حسین صاحب - او بی ای تعلقہ دار پرایاں اودھ

مُصنّف و مُؤلّف

تاریخ احمدی - مظہر الاسلام - علم الکتاب معرفت العلما

رفع الحجب عن اسامی الکتب تصحیح الاغلاط - مفاتیح

شرح المفاتیح - عمدۃ المناقب - انوار المطالب -

آیات بینات فضل المبین - بلاء المبین - روض الریاحین -

نجم الظاہر - صبح صادق تحفۃ الاعاظم - الرضا - جوہر النقی زاد المتقی

جوہر عبقری کشف الغمہ - اثبات الوصایا - اکمال الدرایہ و قائق المذاہب

ید بیضا - مناظر الخلافۃ - کتاب المصالحۃ والموافقہ گلستان مذاق وغیرہ -

قطعات تاریخیہ کا مجموعہ در حقیقت فصاحت و بلاغت کے جواہر ریزوں کا خزانہ ہے

تاریخ عالم اسلام (رجسٹرڈ)

اردو زبان میں اس سے بہتر تاریخ آپ کی نظر سے آجتک گذری ہو گی قیمت فی جلد حصہ ر

ملنے کا پتہ :- جہانگیر بکڈپو لاہور نولکھا بازار

اعلان

اس کتاب کی رجسٹری سرکار عالی و سرکار انگریزی میں حسب ضابطہ کرالی گئی ہے کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں بلکہ جتنی جلدیں مطلوب ہوں راست مصنف سے طلب فرمائیں۔

کائنات اظہر کا عکسی ایڈیشن زیر طبع ہے

جس کا ہدیہ فی جلد مبلغ (....) مقرر ہے اس میں جملہ کلام حضرت اظہر مدظلہ العالی یکجا ہے

ملنے کا پتہ جہانگیر بکڈپو لاہور نولکھا